New Era Magazine
تہنیت علی
Creation
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
محبت
بھیک ہے شاید
از عظمیٰ ضیاء
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت بھیک ہے شاید

از عظمیٰ ضیاء

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

● محبت دعا ہے۔

''کیا کر رہے ہو تم؟؟ پاگل ہو گئے ہو؟؟'' وہ اس پہ چیخی۔

''اشش۔۔ آہستہ بولو۔۔ کیونکہ اونچا بولنا فی الحال تم افورڈ نہیں کر سکتی۔۔'' اسکی شیطانی مسکراہٹ اسے مزید اشتعال دلا رہی تھی۔

''جس کے پاس وہ گئی ہے وہ تو کبھی اسکا ساتھ دے گا نہیں۔۔اور یہ بغاوت کر نہیں سکے گی۔۔رہی بات۔۔ جہانگیر کی۔۔تو وہ اب اتنا بھی گیا گزرا نہیں کہ سب سچ جاننے کے بعد اس سے شادی کرے۔۔'' وہ خوشی سے مسکراتے ہوئے بولا۔

اب پیچھے رہا میں۔۔ تو میرے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہو گا گھر والوں کے پاس۔۔ سو تمہیں مائی ڈیئر کزن میری شادی کی تیاری کرنی چاہیئے۔۔ کوئی تو ہو میری شادی کی تیاری کے لیئے۔۔آفٹر آل تم ہی تو میری ہمراز ہو۔۔اب امی سے کیا کہوں؟؟'' وہ مسکرایا۔

''بند کرو اپنی بکواس۔۔ ابھی اور اسی وقت جہانگیر بھائی کو فون لگاؤ۔۔انہیں بتاؤ جو کچھ بھی تم نے ان سے کہا ہے سب تمہارا اپنا پھیلایا ہوا رائتہ ہے۔'' اس نے اسکے منہ پہ زوردار تھپڑ رسید کیا۔ جس کا اسے اثر نہ ہوا۔کیونکہ اسکی تو اسے اب عادت ہو چکی تھی۔

''تمہیں اگر مسئلہ ہے تو تم خود کہہ دو۔۔'' وہ للکار کر بولا اور وہاں سے چل دیا۔

''پاگل انسان۔۔ حد ہوتی ہے بے شرمی کی۔۔ اس کا مطلب اسی نے اسے مشورہ دیا کہ اس وقت، وہ اس سے ملنے جائے۔۔تاکہ یہ پیچھے سے اپنا کام بخوبی کر لے۔۔اور یہ بے وقوف۔۔اسکی باتوں میں آگئی۔۔'' اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھا۔

''کیا کروں؟؟'' اس نے اپنے دل سے پوچھا۔

اگلے ہی لمحے اسکے دل میں جہانگیر کے متعلق سنی گئی اچھائی ذہن میں آئی تو اس نے اسے کال لگائی۔ جسے وہ ریسیو نہ کر سکا۔ آخر اس نے وائس میسج بھیجنے پہ ہی اکتفا کیا۔

جہانگیر ابھی گاڑی لے کر نکلا ہی تھا کہ گاڑی میں اسکے موبائل پہ بیپ ہوئی۔ اس نے فون اٹھایا اور بات کی۔

''ڈیڈ۔۔ آپ لوگ چلے جائیں۔۔ میں آتا ہوں کچھ دیر تک۔۔ آپکو میسج کروں گا۔۔ مجھے ریسیو کر لیجیئے گا۔۔''

''لیکن۔۔ جانو۔۔ تم اس وقت ہو کہاں؟ سب دوست تو تمہارے یہاں ہیں؟'' مسٹر ہارون ہریشان ہوئے۔

''ڈیڈ۔۔ ایک دوست ہے۔۔ اسے لینے جا رہا ہوں۔۔ آتا ہوں۔۔'' اس نے جلدی میں فون بند کیا اور کار ڈرائیو کی۔

موبائل پہ دوبارہ سے رِنگ ہوئی۔ اس نے اگنور ہی کیا۔ فون بار بار بجا تو اس نے اپنے سائیڈ والی سیٹ پر سے فون اٹھا کر دیکھا تو کسی اجنبی نمبر سے اسے میسج موصول ہوا۔ اور

کچھ کال بھی تھیں، جسے اس نے فی الحال اگنور کیا لیکن وائس میسج کو ڈرائیو کرتے ہوئے پلے کیا۔

وائس میسج پلے تو ہوا لیکن اس میں بتائی جانے والی کہانی اس کہانی سے بالکل مختلف تھی، جو شاہ ویز اسے بتا چکا تھا۔ مہر کی ایک ایک بات پہ وہ ششدر رہ گیا۔

ادھر شاہ ویز ساری بات سن چکا تھا۔ اس نے جنت کو میسج کرتے ہوئے صاف صاف بتادیا کہ مہر ساری بات جہانگیر کو بتا چکی ہے۔۔ مبادا کہ وہ اسکے پیچھے آئے۔۔ سو جتنا جلدی ہو سکتا ہے وہ اس کو منا کر اسکے ساتھ فوراً واپس آئے۔

☆☆☆

NEW ERA MAG

☆☆☆☆☆☆☆

وہ آتش دان سلگائے راکنگ چیئر پہ بیٹھا تھا۔ آنسو ٹپ ٹپ اسکی آنکھوں سے بارش کی صورت بہہ رہے تھے۔ اسی اثناء میں بادل زور سے گرجا جس سے اس تک گیٹ کھلنے کی آواز نہ آسکی۔

"کیا حال ہوگا اسکا اس وقت؟ کیسے سنبھال پارہی ہوگی وہ خود کو۔۔" وہ خود سے بولا۔

دوسری طرف وہ گھر میں داخل تو ہوگئی لیکن اسکا کہیں نام ونشان نہیں تھا۔ اس نے تقریباً ہر کمرہ چیک کیا لیکن وہ کہیں بھی نہیں تھا۔ آخر ایک کمرے کے باہر اسکے قدم اپنے آپ رک سے گئے۔ اس نے دروازہ کھولنا چاہا لیکن بے سود۔ وہ سمجھ گئی کہ وہ اسی کمرے میں ہے۔ سو اس نے دستک دی۔

بار بار دستک ہونے پہ اس نے دروازہ کھولا۔

''اتنی جلدی آ گئے آپ لوگ؟ سب ٹھیک تو۔۔۔'' اس اپنے سامنے پا کر وہ ششدر رہ گیا۔اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

''کچھ بھی ٹھیک نہیں۔۔''اس نے اندر آنے کی کوشش کی لیکن اس نے اسکا رستہ روکا۔

''تم۔۔یہاں؟اس وقت؟ کیسے آئی ہو یہاں؟ اور کیوں؟آج تو تمہاری مہندی۔۔۔'' اسکے الفاظ ادھورے رہ گئے جب اس نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا۔

''سوال کرنے کا حق آپ کھو چکے ہیں پروفیسر سجیل علی صاحب۔۔۔'' اسکے لہجے میں طنز صاف واضح تھا۔

دونوں کاریڈور میں کھڑے الجھ رہے تھے۔

''کیا مطلب ہے تمہارا؟'' اس نے گویا پھر سوال کیا تو وہ طنزیہ مسکرائی۔

''کہہ چکی ہوں آپ سے۔۔سوال کرنے کا حق کھو چکے ہیں آپ۔۔سوال تو مجھے کرنا ہے آپ سے۔۔کیونکہ بھیک تو مجھے چاہیئے آپ سے۔۔محبت کی بھیک۔۔'' اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔

سجیل نے آگے بڑھنا چاہا لیکن اس نے اسے ہاتھ کے اشارے سے آگے بڑھنے سے روکا۔

"بس۔۔بہت ہو گیا کھیل تماشا۔۔بہت ہو گیا ڈرامہ۔۔اب کیا آپ اپنی اداکاری سے باہر نکل آئیں گے؟؟" اس نے سوالیہ انداز میں کہا تو اسے مزید تشویش ہوئی۔

"سب جانتی ہوں میں۔۔سب۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔تو وہ مزید گھبرا سا گیا۔

"جنت۔۔گھر جاؤ واپس۔۔پلیز۔۔ آخر اس وقت تم۔۔۔"

اس کے سوال پہ سوال کرنے کی عادت پہ آخر وہ زچ ہو کر اہم بات پہ آئی۔

"آپ ہوتے کون ہیں؟ اکیلے فیصلہ لینے والے؟ یہ محبت تو ہماری محبت ہے نا؟ تو پھر آپ نے کیسے؟؟" جس دکھ اور اذیت سے وہ بول رہی تھی، سجیل کا دل کٹ کر رہ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE

"جنت۔۔پلیز۔۔ تم نہیں جانتی کہ میری کیا مجبوری۔۔" اس نے بولنا چاہا لیکن اس نے اسکی بات کاٹ دی۔

"مجبوری؟؟ اسی مجبوری کا ہی تو میں نے سوچا تھا۔۔تو پھر آپ نے کیوں کہا تھا کہ آپ مجھ سے محبت کا اظہار سننا چاہتے ہیں؟ کیوں مجھے امیدیں دلاتے رہے کہ سب ٹھیک ہو جائے گا جنت۔۔ مجھ پہ بھروسہ رکھو جنت۔میں تمہارا ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔۔ کیوں؟؟آخر کیوں؟؟ دور تھی نا آپ سے؟ تو کیوں مجھے اپنے قریب کیا۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی اور وہ بے بسی سے اسے سنبھالنے سے قاصر رہا۔

"خدا کے لیئے۔۔مجھے چھوڑیں نہیں؟ خدا کے لیئے؟؟" اب کی بار اس نے کسی فقیر کی طرح اس کے سامنے ہاتھ جوڑے تو اسکی روح کانپ اٹھی۔

"جنت۔۔یہ کیا کر رہی ہو تم؟؟" اس نے اسکے جڑے ہاتھوں کو پکڑا۔

"شاید اسی سے آپکا دل پگھل جائے؟ میرے بس میں آپ کے بناء رہنا نہیں ہے۔۔آپ کیوں نہیں سمجھ رہے؟ دیکھیں۔۔وہ سب مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔ میری خوشی کو ضرور اہمیت دیں گے۔۔آپ ایک مرتبہ میرے ساتھ چلیں تو؟؟" اس نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیا اور اسے اپنے ساتھ لے کے جانے لگی۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑے سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے ٹی وی لاؤنج میں آئی ہی تھی کہ اس نے پوری قوت سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

"یہ سب بچوں کا کھیل لگتا ہے تمہیں؟؟ کہانا۔۔نہیں ممکن یہ۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔" وہ اس پہ جھنجھلایا تو وہ سہم کر رہ گئی۔

اسکی حالت پہ سجیل کی آنکھوں کے کنارے بھیگ گئے۔ لیکن اس نے اسے ذرا برابر بھی اپنی حالت محسوس ہونے نہ دی۔

بادل پھر سے گرجا لیکن دونوں کو اسکی پرواہ آخر کہاں تھی؟

"اگر یہ ممکن نہیں تو میرا یہاں سے جانا بھی ممکن نہیں۔۔آپ کو لیئے بناء میں یہاں سے ہرگز نہیں جاؤں گی۔ سمجھے آپ۔۔" اس نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

"فائن۔۔ تو محبت چاہیئے نا تمہیں؟ تو ٹھیک ہے۔۔ کر و اپنے گھر والوں سے بغاوت۔۔ قسم ہے مجھے اسی وقت تم سے نکاح کروں گا۔۔" اسکی شرط سنتے ہی اسکی اوسان خطا ہو گئے۔

اس نے شرط ہی ایسی رکھی تھی کہ اسکے بس کی بات نہیں تھی۔

"کر سکتی ہو میرے لیئے یہ؟ بولو؟ اپنی اماں بی کے خلاف جا سکتی ہو؟ تو ٹھیک ہے۔۔ مجھے بھی تمہیں اپنانے میں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔"

اسکی کہی ایک ایک بات پہ اسکا دماغ گھوم سا گیا۔اسکی زبان گنگ ہو کر رہ گئی۔یہ شرط سجیل رکھ سکتا ہے؟اسکے لیئے یقین کرنا اب بھی ناممکن تھا۔

"بولو؟؟" اس نے اسے جنجھوڑ کر پوچھا تو وہ اس سے دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔

"کتنی غلط تھی میں۔۔ سمجھی تھی آپ مجھ سے پر خلوص اور بے لوث محبت کرتے ہیں۔۔ لیکن آپ۔۔" وہ دکھ سے بولی۔۔ مگر پھر کچھ دیر توقف کے بعد دوبارہ بولی۔

"محبت میں شرط تو منافق لوگ رکھتے ہیں سجیل صاحب۔۔ اگر ایسے آپ مجھ سے میری محبت کا ثبوت مانگ رہے ہیں تو۔۔ جائیں۔۔ آپکی محبت کو جنت کبیر خان بھاڑ میں جھونکتی ہے۔۔" اس نے بے انتہاء اذیت سے کہا اور وہاں سے نکل آئی۔

وہ وہاں سے نکل تو آئی لیکن باہر شدید سردی میں شام کی بارش اسکی منتظر تھی۔اسکی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے؟کہاں جائے؟ اسے گھر سے باہر آئے

تقریباََ ایک گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا۔اسی اثناء میں اسکے موبائل پہ بیپ ہوئی۔ جسے اس نے اگنور کیا۔اور فوراََ سے رمشا کے ساتھ گاڑی میں آ کر بیٹھی۔

بارش کی وجہ سے اسکا پورا لباس تقریباََ گیلا ہو چکا تھا۔

"کہاں ہیں سر؟؟" رمشا نے گیٹ کی جانب نظر دوڑا کر پوچھا۔

"کہیں نہیں۔۔" اس نے بے انتہاء اذیت سے کہا تو اس کے ماتھے پہ الجھن کی شکنیں پڑ گئیں۔

وہ تو اپنا سب کچھ داؤ پہ لگا کر اسے لینے آئی تھی، جو صرف اسی کا تھا، اسے لینے آئی تھی۔ لیکن وہ اب "کہیں نہیں؟" یہ سن کر اسکا دل پسیج کر رہ گیا۔

گھر کے باہر ایک گاڑی کب سے رکی ہوئی تھی جو کہ اسی کی منتظر تھی۔ گاڑی ان سے ذرا فاصلے پہ کھڑی تھی جس سے وہ دونوں بے خبر تھیں۔ لیکن وہ انہیں گہرے غور سے دیکھ رہا تھا۔

اسکے ذہن میں کبھی شاہ ویز کی کہی باتیں آتیں، تو کبھی مہر کی۔۔

"وہ اسکے ساتھ کبھی نہیں آئے گا۔۔ جنت کی محبت اسکا بچپنا ہے اور بس کچھ نہیں۔۔ سمجھتی نہیں ہے وہ۔۔اسے لگتا ہے، جیسا وہ چاہتی ہے، ویسا پا لے گی۔اس سے محبت بھیک کی طرح مانگے گی تو، وہ کبھی انکار نہیں کرے گا۔۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتی کہ قدرت کو یہ سب منظور نہیں۔۔ آپ نے تو اسے دیکھا ہے ناں۔۔ شاہ ویز کی بدتمیزی کے باوجود بھی آپ نے رشتے کے لیئے

انکار نہیں کیا۔۔ تو یقین مانیئے۔۔ آپ ہی وہ واحد انسان ہیں جو ساری زندگی اسکا ساتھ دے سکتے ہیں۔۔ شاہ ویز کی کہی گئی کسی بھی بات پہ یقین مت کیجیئے گا۔۔"

وہ اسکی ایک ایک بات کو ذہن میں لاتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ آخر مہر کی کہی باتیں شاہ ویز کی کہی باتوں پہ غالب آ گئیں۔ اس نے فوراََ سے گاڑی کو اسٹارٹ کیا اور انکے پیچھے پیچھے چل دیا جن کی گاڑی برق رفتاری سے چل رہی تھی۔

"جنت۔۔ وقت پہ شاید ہی ہم پہنچیں۔۔" رمشا گاڑی کی اسپیڈ تیز کرتے ہوئے بولی لیکن وہ ایک الگ ہی دنیا میں مگن تھی اسے بھلا کیا پرواہ۔۔ وہ وقت پہ پہنچے یا وقت اس پہ پہنچتا۔ گویا وہ خود کو ہر برے وقت کے لیئے تیار کر چکی تھی۔

"میرے ساتھ بھی شاید خالہ والا سلوک کیا جائے گا۔۔"

رمشاء اسکے گمان پہ آبدیدہ ہو کر رہ گئی۔

"اچھا ہے۔۔ مجھے تکلیف میں دیکھنے سے مجھ سے زیادہ تکلیف انہیں ہو گی۔۔" وہ تقریباََ حواس باختہ ہو چکی تھی۔

"جنت۔۔ پلیز۔۔ خود کو سنبھالو۔۔ اور اگر کوئی کچھ بھی کہے گا تو یہی کہو گی تم کہ میں اور تم آئسکریم کھانے کے لیئے باہر گئے تھے۔ سمجھی۔۔ باقی سب میں سنبھال لوں گی۔" اس نے جو مشورہ دیا، جنت کا جی چاہا اس پہ قہقہہ لگا کر ہنسے۔

"آئسکریم۔۔" اسکی روح تک اندر سے زخمی ہو چکی تھی، اور اب یہاں آئسکریم کا بہانہ۔۔ بلاشبہ ایک مضحکہ خیز بات تھی۔

☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆

ہال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا لیکن دلہن کا کہیں اتا پتا نہیں تھا۔۔اماں بی کو تشویش ہوئی تو وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گئیں اور مہر کو بلا بھیجا۔ مہمانوں سے اٹھ کر وہ آئی تھیں یہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی۔ دھیرے دھیرے گھر کے سبھی افراد انکے بلانے پہ انکے کمرے میں آ موجود ہوئے۔

"جی۔۔آپ نے بلایا؟" زیبا انتہائی ادب سے انکے سامنے کھڑی تھی۔

"ہاں۔۔ جنت کہاں ہے؟؟" انکے نرم لہجے میں غصہ کی جھلک صاف نظر آ رہی تھی۔

"جنت۔۔تیار ہو رہی ہو گی۔۔کمرے میں۔۔کیوں کیا ہوا؟؟"

زیبا کے چہرے کی بے فکری انہیں مزید اشتعال دلا رہی تھی۔

"نہیں ہے وہ کمرے میں۔۔ پوچھو اپنی بیٹی سے۔۔کہ کہاں ہے وہ؟؟" باہر موجود مہمانوں کی موجودگی کے باعث وہ ذرا آہستگی سے بولیں لیکن انکی آنکھوں سے خون اور غصہ کی آمیزش صاف جھلک رہی تھی۔

مہر جو سب کے پیچھے کھڑی تھی۔انکی بات پہ وہیں کی وہیں ساکت ہو کر رہ گئی۔اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئیں۔وہ سمجھ گئی کہ اب اسکی خیر نہیں۔ شاہ ویز نے اسکے چہرے پہ نگاہ ڈالی اور اندر ہی اندر فاتحانہ انداز میں مسکرایا۔

"مہر؟؟ ادھر آؤ۔۔" نعیم صاحب اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے انکے سامنے لائے۔

"جواب دو اماں بی کو۔۔جو وہ پوچھ رہی ہیں۔۔"

"ابا۔۔ وہ کمرے میں ہی ہے۔۔تیار۔۔" وہ سہمتے ہوئے بول رہی تھی۔

اماں بی کو اسکی بے باکی پہ شدید غصہ آیا تو وہ چیخ کر بولیں۔

"کہاناں میں نے۔۔وہ نہیں ہے کمرے میں۔۔ کہاں گئی ہے وہ؟اسی سے ملنے گئی ہے ناں؟بولو؟" انکا اشارہ جس طرف تھا،وہ بخوبی سمجھ چکی تھی۔راحت اور تابینہ کی جیسے جان ہی نکل ہی گئی۔

"کس سے؟؟" ندیم صاحب نے فوراََ پوچھا۔

"بلوایا ہے میں نے اسے بھی۔۔آج میں دوٹوک بات کروں گی۔۔راحت۔۔میں نے تمہارے بھائی کو مجبور نہیں کیا تھا۔۔اس کے سامنے امتحان رکھا تھا۔۔جس میں اس نے اپنی مرضی سے جس چیز کا انتخاب کیا،اسے سونپ دی۔۔اب وہ کیوں ہمیں ساری دنیا کے سامنے رسوا کرنا چاہتا ہے؟" انہوں نے بے بسی سے اس سے سوال کیا۔

"آپ جیسا سمجھ رہی ہیں۔۔ویسا کچھ بھی نہیں ہے اماں بی۔۔ خدا کے لیئے کوئی ایسا فیصلہ مت کیجیئے گا کہ۔۔۔" تابینہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

"اپنے ہی فیصلے سے گھبرا گئی ہوں میں۔۔" انکے لہجے میں دکھ تھا۔

اسی اثناء میں کمرے کا دروازہ کھلا اور سجیل اندر داخل ہوا۔

"توآج۔۔آج یہ لوگ ہی مجھے اپنا فیصلہ بتادیں۔۔" انہوں نے دروازے سے داخل ہوتے سجیل کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا تو سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

"کہاں ہے وہ؟؟" نعیم صاحب فوراً سے آگے بڑھ کر اسکا گریبان پکڑ کر بولے۔

"کون؟؟" وہ حیرت سے بولا۔

"تم سے ہی ملنے آئی تھی ناں وہ؟ تو کہاں ہے؟" وہ دانت پیستے ہوئے بولے۔

"دیکھیں۔۔آپ۔مجھ سے ایسے برتاؤ نہیں کر سکتے۔" اس نے ان کے ہاتھ سے اپنا گریبان چھڑوایا۔

"ہمارے ساتھ دغا کرتے تمہیں شرم نہیں آئی؟" اماں بی جنجھلائیں۔

"کوئی دغا نہیں کیا میں نے۔۔ ہاں آئی تھی وہ میرے پاس۔۔اور میں نے بھیج دیا تھا اسے واپس۔۔" آخراس نے بولنے کی جسارت کی۔

"وہ ابھی تک نہیں آئی۔۔" سامعیہ ممانی جان نے فکر مندی سے کہا۔

مہر نے فوراً سے رمشا کو میسج کیا اور گھر کے اندر موجود ساری تفصیلات سے آگاہ کیا۔

"گاڑی خراب ہوگئی تھی۔۔بس آرہے ہیں۔۔گھر کے پاس ہی ہیں۔۔" رمشا نے میسج ٹائپ کیا اور گھر کے باہر گاڑی روکی۔

"کیا ہوا؟؟؟" جنت نے نم آنکھوں سے پوچھا۔

"وقت ہم پر آپہنچا ہے۔۔ تمہارا گمان ٹھیک ثابت ہو گیا ہے۔۔اور وہ بھی یہاں آچکے ہیں۔۔" رمشا کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ایسا ہی کچھ حال جنت کا تھا۔

دوسری طرف جہانگیر مہمانوں میں آچکا تھا۔اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ساتھ ہی ساتھ اسکا دھیان گھر کے اندر موجود صورتحال پہ تھا۔ رمشا اور جنت کا اس نے جہاں تک ہو سکا پیچھا کیا لیکن رات گہری ہونے کے باعث، وہ گاڑی کے زیادہ آگے نکلنے کی وجہ سے انکی گاڑی کی پہچان نہ کر سکا۔ تبھی وہ فوراً یہاں چلا آیا تاکہ اگر کوئی مسئلہ ہو بھی تو وہ اسے سنبھال سکے۔

اماں بی کو ہال سے گئے ہوئے تقریباً آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا۔تب سے گھر کا کوئی بھی فرد باہر مہمانوں میں نظر نہیں آرہا تھا۔آخر اس نے ہمت کرتے ہوئے کسی رشتے دار کو بلایا اور اس سے اماں بی کے کمرے کا راستہ پوچھا۔

کمرے میں دونوں داخل ہوئیں تو کمرے کے اندر جنگ کا سا سماں تھا۔ اسکی شکل نظر آتے ہی نعیم صاحب آگے بڑھے۔

"کہاں تھی تم؟؟ کہاں تھی؟؟" وہ اس پہ ذرا زور سے چلائے۔

"نعیم۔۔۔ باہر مہمان ہیں۔۔آہستہ۔۔۔" زیبا آگے بڑھی اور انہیں مزید غصہ کرنے سے روکا۔

"میں پوچھتا ہوں اسے اتنا بڑا قدم اٹھاتے ہماری عزت کا ذرا خیال نہیں آیا؟"

قریب تھا کہ وہ اپنا ہاتھ اس پہ اٹھا دیتے، تبھی زیبا نے انکا ہاتھ پکڑتے ہوئے انہیں اس سے دور کیا۔

''کوئی اسے کچھ نہیں کہے گا۔۔''اماں بی کی اچانک آتی آواز نے سبھی کو ہلا کر رکھ دیا۔
انکا جتنا اس پہ مان تھا۔آج اسکی بغاوت نے سب توڑ کر رکھ دیا تھا۔
''کہاں تھی تم؟؟'' انہوں نے ذرا آہستگی سے سوال کیا۔لیکن وہ چپ رہی۔انہوں نے مکرر سوال کیا۔لیکن وہ پھر بھی چپ رہی۔
''میں نے پوچھا۔۔اب تک کہاں تھی تم؟؟؟؟'' اب کی بار وہ اس پہ چیخ کر بولیں تو اسکی آنکھوں سے آنسو زارو قطار بہنے لگے۔
یہ سب برداشت کرنا،اب نعیم صاحب کے بس سے باہر تھا۔انہوں نے زیبا سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور اسکے منہ پہ زوردار تھپڑ رسید کیا۔
''تمہیں شرم نہیں آئی۔۔گھر کی دہلیز پار کرتے ہوئے؟؟
اماں بی فوراََ سے اٹھیں۔''نعیم۔۔'' تھپڑ لگا تو اسکے منہ پہ تھا لیکن چوٹ انکے دل پہ لگی تھی۔
سجیل بھی فوراََ سے آگے بڑھا۔جنت نے اپنے گال پہ ہاتھ رکھا۔تھپڑ پڑنے کا دکھ تو اسے تھا ہی۔۔لیکن سجیل کی پرواہ دیکھ کر اسکے دل میں امید کی ایک کرن جاگی۔
''کوئی اس پہ ہاتھ نہیں اٹھائے گا۔۔سمجھے آپ سب۔۔کوئی ہاتھ نہیں اٹھائے گا۔۔'' وہ نعیم صاحب کے سامنے آ کھڑا ہوا اور اسے اپنے پیچھے اپنی بازوؤں سے گھیرے میں لے لیا۔

"اتنا ہی تمہیں احساس تھا تو کیوں ہاتھ نہیں مانگا اسکا؟ کیوں میری ہر بات پہ آمین کہی؟ اتنا حوصلہ ہوتا تو میرے امتحان پہ پورے اترتے تم۔۔" اماں بی کی بات میں دم تھا۔

جنت اس سے فوراً کو پیچھے ہولی۔اب کے اسکی سمجھ میں سب آنے لگا تھا کہ اسکے ساتھ ہوا کیا ہے۔

"مجھے استعمال کیا بس۔۔ تو وہ سب۔۔ محبت نہیں تھی۔۔۔" اسکے دل نے اس سے سرگوشی کی۔

جہانگیر باہر کھڑا سب سن رہا تھا۔اس کا جی چاہا کہ وہ اندر جا کر سارے مسئلے کا "دی اینڈ" کر کے، خود واپس لوٹ جائے۔۔ لیکن اسے اماں بی کا فیصلہ اندر جانے سے روکے ہوا تھا۔ لیکن وہ خود اس سب میں الجھ کر رہ گئی تھیں۔ فیصلہ کیا کرتیں؟

تبھی اس نے دروازے پہ دستک دی اور اندر داخل ہونے کی اجازت چاہی۔

"جہانگیر۔۔" سبھی کے منہ سے یکدم اسکا نام نکلا۔

"لو بھئی۔۔ شاہ ویز۔۔ آپکو آپکی ہونے والی شادی کی پیشگی مبارک۔۔" وہ اندر ہی اندر فاتحانہ انداز میں مسکرایا۔

"پریشان ہونے کی بات نہیں۔۔ آپ فیصلہ کیجیئے۔۔ مجھے اپنی فیملی کو یہاں سے لے کر جانا ہوگا؟؟ یا جنت کو یہاں سے لے کر جانا ہوگا؟؟" اس کے سوال پہ سبھی پریشان ہو کر رہ گئے۔

سبھی نے الجھتے ہوئے اسکے چہرے پہ سوالیہ نگاہ ڈالی۔ شاہ ویز جو ابھی دو منٹ پہلے خوش ہوا تھا،اسکا سوال سن کر اسکے چہرے کی مسکراہٹ جاتی رہی۔

"تم۔۔۔" اماں بی کی سوالیہ نگاہیں اس پہ اٹھی ہی تھیں کہ وہ آسودگی سے مسکرایا۔

"سب جانتا ہوں میں۔۔اور پھر بھی۔۔مجھے آپکے فیصلے کا انتظار ہے۔۔آپ کہیں گی تو جہانگیر یہاں سے چلا جائے گا۔۔اور آپ ہی کہیں گی تو جنت کے ساتھ چلا جاؤں گا۔۔ بلاخوف وخطر فیصلہ کیجیئے۔۔کیونکہ میری فیملی کچھ نہیں جانتی۔۔ اور ہاں۔۔آپکی عزت پہ کوئی حرف نہیں آئے گا۔۔میں کہہ دوں گا ان سے۔۔کہ مجھے شادی نہیں کرنی۔۔"

اسکی باتیں بے شک سچی تھیں۔۔لیکن کوئی اتنا میٹھا اور شریف کیسے ہو سکتا ہے؟ ایک لمحے کے لیئے سب اسکی بات پہ ششدر رہ گئے۔جنت نے نظر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔جیسے یقین کرنا چاہتی ہو کہ وہ واقعی انسان ہے یا کوئی فرشتہ؟؟؟اگلے لمحے ہی اس نے سجیل کو دیکھا جو اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

اب کے سب کو انتظار تھا تو انکے فیصلے کا۔انہوں نے لاٹھی زمین پہ ٹکائے ایک نظر اسکی طرف دیکھا تو دوسری نگاہ سجیل پہ ڈالی۔ سجیل نے خاموشی سے سبھی کی طرف دیکھا اور اماں بی کی مشکل آسان کرنے کی کی۔

وہ جانتا تھا اسکے یہ قدم جنت کے دل سے محبت کا نام ونشاں ہمیشہ کے لیئے مٹا دیں گے۔۔ لیکن پھر بھی اسے اس وقت مکر نا بہتر لگا۔ آخر کیوں؟ اسکا فیصلہ وہ خود بھی نہیں کر پایا تھا۔

اسکی آنکھوں سے آنسو کا ایک قطرہ گرا تو سجیل نے بے حد اذیت اور بے چارگی سے اسکے چہرے پہ نگاہ ڈالی اور بوجھل قدموں سے اسکے پاس سے گزرا مگر پھر جہانگیر کے چہرے پہ ایک نگاہ ڈال کر رشکیہ انداز میں مسکرا دیا۔

جہانگیر نے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا، لیکن چپ رہا۔

اسے تو لگا تھا، اب کے وہ اسکا ساتھ دے گا۔۔ لیکن یہ کیا ہوا؟ وہی اس سے جان چھڑوا کے جا رہا تھا۔ جس کے لیئے اس نے اتنا بڑا فیصلہ لیا آج وہ ہی اتنا بڑا فیصلہ لے کر اسے چھوڑنے جا رہا ہے۔ اس نے ہیرو تو اسے مانا تھا لیکن آج اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ "جسے ہیرو مان لیا جائے وہ ہیرو نہیں ہوتا۔۔ ہیرو تو وہ ہوتا ہے جو آپکا مان رکھے۔"

اسکے اٹھتے قدم صاف بتا رہے تھے کہ وہ ہمیشہ کے لیئے اسے اپنی محبت کی زنجیروں سے آزاد کر کے جا رہا ہے۔ مہر نے بھی حیرانگی سے اسے دیکھا کہ اب تو سب آسان ہونے جا رہا تھا۔ اماں بی کے فیصلہ سنانے سے پہلے اس نے آخر فیصلہ کیوں لے لیا؟

"ٹھہرو۔۔۔" وہ اونچی آواز سے بولی تو وہ اسکے پاس سے جاتا ہوا رکا۔

اسے روکنے پہ سبھی نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا۔ اور اس سے بھی زیادہ جہانگیر۔ اس نے حیرانگی سے دونوں کو دیکھا۔

"کہیں اسے محبت کا واسطہ دے کر روک نہ لے۔۔" اسکے دل نے اسے اس خدشے کا خوف دلایا۔

وہ اسکے قریب آئی اور اسکے منہ پہ زناٹے دار تھپڑ رسید کیا۔

"اللہ کرے تمہیں محبت کبھی بھیک میں بھی نہ ملے۔" اسکے ٹوٹے دل سے الفاظ کی بجائے آنکھوں سے آنسوؤں کی صورت یہ الفاظ نکلے تھے۔ جسے وہ سمجھ چکا تھا۔

وہ وہاں سے آناً فاناً غائب ہو گئی۔اسکے اس ردِ عمل پہ وہاں موجود سبھی لوگ ہکا بکا ہو کر رہ گئے۔

☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے روز اسکے نکاح کی رسم سادہ انداز میں ہی ہوئی۔

شاہ ویز نے جیسا سوچا تھا، ویسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔اسکی سب منصوبہ بندی اکارت ہو کر رہ گئی۔

وہ مری مری سی حالت میں بیڈ پہ بیٹھی، کل ہوئے واقعے کو سوچ رہی تھی۔ "کتنا کچھ ایک دن میں ہی بدل گیا۔" وہ سرد آہ بھر کر خود سے بولی۔

"مہر کہاں ہے؟" زیبا ممانی اسکے پاس آ کر بیٹھیں تو اس نے ان سے پوچھا۔

"وہ جہاں کہیں بھی ہے۔۔اب سے تمہارا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔۔ سمجھیں؟" انہوں نے شدید غصہ کا اظہار کیا تو وہ جز بز ہو کر رہ گئی۔

آخر سامعیہ ممانی نظر آئیں تو اسے ذرا تسلی ہوئی۔

"ممانی جان۔۔"اس نے انہیں پکارا تو وہ فوراً اسکے پاس آئیں۔ زیبا نے انہیں منہ بسور کر دیکھا اور اسکے پاس سے یہ جا وہ جا۔

"کوئی بھی مجھ سے بات ہی نہیں کر رہا ممانی جان۔۔نہ مہر نظر آ رہی ہے اور نہ ہی شاہ ویز۔۔۔کیا بچپن کے دوستوں کے بناء ہی۔۔۔"وہ رونے والے انداز میں بولی تو سامعیہ کا جی بھر آیا۔

"میری بچی۔۔۔ممانی صدقے تم پہ۔۔مہر کا پتہ نہیں۔۔لیکن شاہ ویز باہر کام میں مصروف ہے۔۔اس لیئے نہیں آیا ہو گا۔۔"انہوں نے بڑے لاڈ پیار سے اس سے بات کی۔

"ممانی جان۔۔اماں بی تو شاید اب کبھی مجھ سے بات نہ کریں۔۔۔اور کریں گی بھی کیوں۔۔ان کا بھروسہ جو توڑا ہے میں نے۔۔۔"وہ رو دی۔

"لیکن کبھی میرے بارے میں بات کریں تو ان سے اتنا ضرور کہیئے گا۔۔کہ جنت نے بغاوت کی جرأت نہیں کی کبھی۔۔بس محبت کی تھی۔۔اور اس محبت میں ان کی محبت کو بھول ہی گئی تھی۔۔۔لیکن بغاوت۔۔بغاوت نہیں کی میں نے۔۔۔"اسکی بات بمشکل ہی پوری ہو پائی تھی۔

سامعیہ نے اسے اپنے سینے سے لگایا۔زیبا دونوں کے پیار کو دیکھ کر جل بھن رہی تھی۔

"کیا سے کیا ہو گیا اس لڑکی کی وجہ سے۔۔اور یہاں دیکھو۔۔"وہ اندر ہی اندر بڑبڑائی۔

"جنت۔۔میں جانتی ہوں۔۔تم ہماری بہت ہی پیاری بیٹی ہو۔۔بس اب رونا نہیں۔۔۔"انہوں نے اسکے آنسو صاف کیے۔

"ممانی جان۔۔میرے اماں ابا نہیں ہیں ناں۔وہ ہوتے تو شاید۔۔۔"اسکے ادھورے لفظوں کو سن کر سامعیہ کا دل بھر آیا۔

"بیٹی۔۔جہانگیر کے اماں، ابا ہیں ناں۔۔۔انکو اپنا ماں باپ ہی سمجھنا۔۔اور ہاں۔۔جو ہوا سو ہوا۔۔برا خواب سمجھ کر بھلادو۔۔رہی بات، بات کرنے کی؟تو بے فکر رہنا۔۔یہاں تمہاری ممانی ہیں ناں۔۔بلا جھجھک فون کر لینا۔۔یہاں سے تو اٹلی میں کال مہنگی ہو گی ناں۔۔تو کال تو تمہیں ہی کرنی پڑے گی۔۔"انہوں نے اسے نصیحت تو کی ہی لیکن پھر اسکا موڈ خوشگوار کرنے کے لیئے بات مذاق میں بدل کر اسے ہنسانے لگی۔

ان کی بات پہ اسے چاروناچار ہنسنا ہی پڑا۔لیکن اس مسکان میں آنسو اور مسکراہٹ کا امتزاج دیکھ کر سامعیہ دل پسیج کر رہ گئی۔

☆☆☆☆☆☆

کچھ ہی دیر میں اسکی رخصتی کا پیغام آیا تو اس نے مہر کو ادھر اُدھر دیکھا کہ کہیں سے تو اسے وہ نظر آجائے گی، مگر مہر اسے کہیں بھی نہ ملی۔نہ تو وہ وہاں کہیں تھی اور نہ ہی شاہ ویز۔خیر۔۔بہت سے شکوے و شکایات، من مُٹی تلے دبائے، وہ وہاں سے رخصت ہو گئی۔

"بہت بہت مبارک ہو تم دونوں کو۔۔" مسٹر ہارون خوشی سے بولے۔انہوں نے فرنٹ مرر سے جنت کو دیکھا جو نظریں جھکائے مسز ہارون کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"تم ٹھیک ہو بیٹی؟؟" انہوں نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"جی۔۔" وہ اپنی ہی الگ دنیا میں محو تھی۔سو "جی" میں ہی جواب دے کر دوبارہ خاموش ہو گئی۔

"دلہن تو تم ہو ہی۔۔ لیکن یہاں تو ہم لوگ ہیں ناں۔۔ تمہارے اپنے۔۔ جہانگیر سے کہیں زیادہ تم ہمیں عزیز ہو۔۔ سو ہم سے جھجھکنے کی ضرورت نہیں۔۔" وہ بے انتہاء چاہت سے بولی تو اس نے انکی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور آنکھیں بھر آئی۔

"اوہ۔۔ مائی سویٹ ڈاٹر۔۔۔ ڈونٹ کرائے۔۔ فیل می لائک یور مام۔۔۔" انہوں نے پیار سے اسکا ہاتھ پکڑا اور اپنے ہونٹوں سے لگا کر چوما۔جہانگیر نے فرنٹ مرر سے ان دونوں کے مابین محبت کو دیکھا تو مسکرا دیا۔

انہوں نے اسکے ہاتھ پہ پیار کیا تو اسے اور رونا آ گیا۔

"جانتی ہوں تم کیوں اداس ہو؟" انکی بات پہ دونوں نے ایک دوسرے کو شیشے سے دیکھا۔یہ پہلی مرتبہ تھا کہ دونوں نے ایک دوسرے کو بامعنی انداز سے دیکھا تھا۔

"کہیں انہیں پتہ تو نہیں چل گیا۔۔" جہانگیر کو خدشہ ہوا تو وہ زیر لب خود سے بولا۔

"گھر والوں سے دور ہونا بے شک بہت بڑا دکھ ہوتا ہے۔۔ لیکن یہ دنیا کی ریت ہے۔۔ ہر بیٹی کو رخصت ہو کر آنا پڑتا ہے۔۔" ان کی ایک ایک بات سے ممتا جیسی

شرینی ٹپک رہی تھی۔اسے تو لگا تھا کہ دنیا کی ہر محبت سے وہ ہاتھ دھو بیٹھی ہے۔۔اس کے اپنے اس سے رخ موڑ بیٹھے ہیں۔۔ لیکن یہ کیسی محبت تھی؟ جو اسے پرایاؤں میں نظر آنے لگی ہے۔

اس نے رشکیہ انداز سے انہیں دیکھا اور نیم انداز میں مسکرادی۔

اس نے گاڑی کو بریک لگائی تو وہ بات کرتے کرتے چونکیں۔

"کیا آگیا گھر؟؟" وہ اپنے ہی سوال پہ بعدازاں ہنسیں۔

"جی۔جنابِ نورِ جاناں۔۔اب اندر چل کر بہو سے باتیں کر لیجیئے گا۔۔" مسٹر ہارون نے گاڑی سے اترتے ہوئے انہیں قدرے بے تکلفی سے چھیڑا۔

"اشش۔۔ بہو ہے سامنے۔۔آپ بھی نا۔۔ اب بیٹے کے رومانس کے دن ہیں۔۔ہمارے نہیں۔۔" انہوں نے ذرا سختی سے انہیں تاکید کی لیکن ساتھ ہی ساتھ کھلکھلا کر ہنس بھی رہی تھیں۔

دونوں گاڑی سے باہر آچکے تھے۔اس نے اپنی سی کوشش کی۔اور اپنے وزنی لہنگے کو سنبھالتے ہوئے گاڑی سے باہر آنے لگی۔تو مسز ہارون نے اسے روکا اور جہانگیر کو اشارۃً اسکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی سے اتارنے کے لیئے کہا۔وہ تو ایسے آگے بڑھا، جیسے انکے حکم کے انتظار میں ہی تھا۔گھر کے اندر موجود چند رشتہ داروں نے انکا شاندار استقبال کیا اور اسے گھر کے اندر بے پناہ خوشی سے لایا۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

''کتنا کچھ بدل گیا نا۔۔ سب بدل گیا۔۔وہ جو کہتا تھا مجھ پہ بھروسہ رکھو۔۔آج اپنے ہی بھروسے کی مار۔۔مار گیا مجھے۔۔اور وہ جس پہ ذرا برابر بھی مان نہیں تھا۔۔اس نے مجھے میری حقیقت جاننے کے بعد بھی اپنا لیا۔۔لیکن۔۔'' اسکے ذہن میں ایک سے بھر کر ایک باتیں گھوم رہی تھیں۔اور اس سے بھی کہیں زیادہ اسکے ذہن میں جنم لینے والے خدشات اسے الجھا رہے تھے۔

''لیکن کیوں؟؟ کہیں یہ سب مجھ سے بدلہ لینے کے لیئے تو نہیں؟؟'' وہ خود کے اندازے سے ہی سہم کر رہ گئی تبھی دروازے کا لاک کھلا اور وہ اندر داخل ہوا۔ سنہری میرون رنگ کے لباس میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔لیکن اسکے چہرے پہ خوف کی کیفیت صاف ظاہر تھی۔

''ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔۔'' وہ مسکراتے ہوئے اسکے قریب آکر بولا تو اس نے نگاہیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔

''اتنی حیران نہیں ہوں۔۔اور نہ ہی پریشان۔۔ میرے بارے میں اچھی رائے ہی قائم کیجیئے گا پلیز۔۔۔'' وہ اسکے قریب آکر بیٹھا۔

اس نے گردن ہلا کر اثبات میں جواب دیا۔اور اس سے ذرا پیچھے کو ہولی۔

''دیکھیں مسز جہانگیر۔۔آپ مطمئن رہیئے۔۔آپکی اجازت کے بناء میں۔۔''

"ن۔۔نن۔۔ نہیں۔۔ایسی کوئی بات نہیں۔۔" اس نے فوراََ سے اسکی بات کاٹی۔

"دیکھیں۔۔ مسز جہانگیر۔۔ آپ کے ساتھ قسمت نے بہت بڑا مذاق کیا ہے۔۔اور شاید اچھا بھی۔۔" وہ مسکرایا اور پھر کچھ دیر توقف کے بعد استفہامیہ انداز میں بولا۔

"اللہ پاک جب بھی کوئی چیز آپ سے لیتا ہے تو اسکے بدلے میں بہت اچھی اور بہتر چیز آپ کو عطا کرتا ہے۔۔ اس بات پہ تو ایمان رکھتی ہیں نا آپ؟"

"آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ اچھے ہیں؟" آخر اس نے بولنے کی جسارت بمشکل ہی کی۔اسکے چہرے پہ پھیکی پھیکی سی مسکراہٹ تھی لیکن وہ اس میں بھی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

"تو کیا میں اچھا نہیں ہوں؟؟؟" اس نے کندھے اچکا کر سوال کیا۔

"پتہ نہیں۔۔ لیکن بھیک میں ملی ہوئی محبت کو اپنانے والے کو کیا کہتے ہیں؟ میں نہیں جانتی۔۔" اس کی آواز میں نمی تھی۔

اسکی بات سن کر وہ کچھ لمحے کے لیئے خاموش ہو کر رہ گیا۔اس سے کیا کہے؟اور کیسے کہے؟ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

"امممم پھر تو آپ نے نوافل بھی ادا نہیں کیے ہونگے؟؟" وہ خود سے اخذ کرتے ہوئے بولا۔

"آپ کے ساتھ میں اب ایسی بھی کوئی بات نہیں تھی کہ میں نوافل بھول جاتی۔۔" اسکی بات سن کر وہ کھلکھلا کر ہنسنے لگا۔

"سینس آف ہیومر تو کافی اچھا ہے آپ کا۔۔ خیر۔۔ میرے مام ڈیڈ کچھ نہیں جانتے۔۔ کل جو کچھ ہوا، انہیں اس کے بارے میں علم نہیں۔۔ تو میں امید کرتا ہوں کہ انہیں۔۔"

"جی۔۔۔" اسکی ادھوری بات وہ اچھے سے سمجھ چکی تھی، تبھی فوراََ بولی۔

"جنت۔۔ بہت پیاری ہیں آپ۔۔۔ بے حد معصوم۔۔ لیکن آپ سے ایک گزارش ہے۔۔" وہ چپ ہوا تو اس نے ذرا دل تھام کر اسے آگے کی بات کرنے کی اجازت دی۔

NEW ERA MAGAZINE

"محبت کو بھیک سمجھنا چھوڑ دیں۔۔ محبت بھیک ہوتی تو آج شاید آپ مجھے نہ ملتیں۔۔ محبت تو دعا ہے۔۔ جسے صرف رب سے طلب کیا جاتا ہے۔۔ اور وہ رب اسے آپکی جھولی میں ڈال دیتا ہے۔۔ کیسے ڈال دیتا ہے؟ شاید یہ آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں۔۔"

وہ اسکی ذو معنی گفتگو کو اچھے سے سمجھ چکی تھی۔

"مہر جہانگیر کو سب بتا چکی ہے۔" شاہ ویز کے کہے گئے الفاظ اسکے ذہن میں گھومنے لگے۔

"مہر نے آپ کو اور کیا بتایا؟" وہ ذرا دل تھام کر بولی۔

''کچھ نہیں۔۔'' اس نے لاپرواہی سے کہا تو اسے اور تشویش ہوئی۔

اس سے پہلے وہ مزید کوئی بات کرتی، وہ اس کے پاس سے اٹھا اور چینج کرنے چلا گیا۔

''اس کا مطلب شاہ ویز نے جو کچھ کہا،، سب سچ تھا۔۔'' اسکی آنکھیں بھر آئیں۔

''مہر۔۔کیوں کیا تم نے ایسا؟؟؟''

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ولیمے کی تقریب خوب دھوم دھام سے منعقد ہوئی۔ شہر کے بڑے بڑے بزنس مین کے ساتھ ساتھ مشہور شخصیات بھی دعوت پہ مدعو تھیں۔ جو کچھ کل ہوا تھا، اسکا علم صرف زیتون خانم کی فیملی کو ہی تھا۔ سو چار و ناچار انہیں ولیمے کی تقریب کے لیئے اپنی عزت رکھنے کی خاطر آنا ہی پڑا۔

اس نے اماں بی کو دیکھا تو خوشی سے اٹھ کھڑی ہوئی اس سے پہلے وہ ان سے کچھ کہتی انہوں نے اسکے سر پہ پیار بھرا ہاتھ دیا اور دعا دیتے ہوئے ایک سائیڈ پہ ہو لیں۔

جہانگیر جو اسکے ساتھ بیٹھا تھا، انکا ایسا رویہ دیکھ کر پسیج کر رہ گیا۔

"اپنا دل مانتی تھیں مجھے۔۔اب دل کے دیئے گھاؤ بھرنے میں وقت تو لگے گا ہی۔۔"

اس کے اندر کے انسان نے اسے جیسے جنجھوڑ کر کہا ہو۔

وہ اس دکھ سے ابھی نکلی نہیں تھی کہ تابینہ اور راحت اسکے لیئے گفٹ لے کر اسٹیج پہ آموجود ہوئے۔

NEW ERA M

راحت نے جوں ہی اسکے سر پہ شفقت بھرا ہاتھ رکھا تو اسکا جی چاہا فوراً اسکا ہاتھ جھٹک دے۔۔لیکن جہانگیر کا لحاظ تھا ورنہ وہ تابینہ کے دیئے ہوئے گفٹ کو بھی ضرور پھینک دیتی۔

"خالہ۔۔جاتے ہوئے یہ خیرات لے کر جائیے گا۔۔"اس نے آہستگی سے گفٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تابینہ سے کہا جو اسکے ساتھ آکر بیٹھی تھی۔جہانگیر نے اسکے الفاظ سنے تو راحت اور تابینہ کو بغور دیکھا۔

تابینہ نے دکھ بھری نگاہ اسکے چہرے پہ ڈالی۔

"بہت خوش ہوں میں۔۔"اس نے جیسے اسے جتلایا تو دونوں وہاں سے ایک سائیڈ پہ ہو لیئے۔

تقریباً سبھی اس سے آکر مل گئے تھے۔سوائے مہر کے۔

وہ اس پوری تقریب میں مہر کو ہی ڈھونڈتی رہی۔لیکن وہ الگ کسی کونے میں بیٹھی، اپنی ماں کی ہدایت پہ عمل کر رہی تھی۔

"اس سے دور رہنا اب۔۔شادی ہوگئی ہے اسکی۔۔اب اسکے کسی مسئلے میں پڑنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔۔" زیبا کی کل کی نصیحت اسکے ذہن میں آئی تو اسکے اٹھتے قدم سٹیج کی جانب بڑھنے سے رکے۔حالانکہ جنت کا متلاشی نظروں سے اسے ڈھونڈنا، وہ سمجھ رہی تھی۔

جہانگیر اسکے اندر کی بے قراری سمجھ رہا تھا۔اس نے نظریں گھما کر اسے دیکھا۔

آخر اس نے خاموشی توڑی اور اس سے سوال کیا۔

"کسی کو ڈھونڈ رہی ہیں آپ؟" وہ نہایت معزز انداز سے بولا۔

"سب ہیں یہاں۔۔ لیکن مہر۔۔ مہر میری کزن۔۔ ہر جگہ دیکھ چکی ہوں۔۔ لیکن۔۔ وہ کہیں نظر نہیں آرہی۔۔" وہ ہولے سے اسکے کان میں بولی۔

"ام م۔۔ بہت اچھی بانڈنگ ہے آپ دونوں میں؟" اس کے سوال نے اسے ایک دفعہ پھر سے پریشان کر دیا۔

"خیر۔۔ میں نے دیکھا ہے انہیں۔۔ ویٹ۔۔" وہ اسکے پاس سے اٹھا اور ہال میں موجود مہمانوں کی جانب بڑھا۔

کسی سے مصافحہ کیا تو کسی سے بغل گیر ہوا۔ تبھی اسکا دھیان کونے میں لگائے گئے میز کی جانب پڑا۔ مہر اندر ہی اندر الجھتے ہوئے اپنی انگلیاں مسل رہی تھی۔ وہ اسکے قریب آیا اور ادب سے سلام پیش کیا۔

"کیسی ہیں آپ؟؟ میں کب سے آپکو ہی ڈھونڈ رہا تھا۔۔ یہ لیجیئے آپکی امانت۔۔" اس نے جیب سے چند نئے پانچ ہزار کے نوٹ نکالے اور اسکی ہتھیلی میں رکھے تو اسکی حیرت قابلِ دید تھی۔

"ارے۔۔۔ پریشان ہو گئیں آپ تو۔۔ دیکھیں سالی صاحبہ۔ میں بھلے ہی زیادہ وقت پاکستان سے باہر رہا ہوں۔۔ لیکن پاکستان کی چھوٹی سے چھوٹی رسم کو انجوائے کرنا چاہتا

ہوں۔۔ اب نہ تو آپ نے دودھ پلائی کی رسم کی اور نہ ہی جوتا چھپائی۔۔ لیکن مجھے تو لاگ دینا ہے نا آپ کو۔۔" اسکی کہی بات پہ وہ شرمندہ سی ہو کر رہ گئی۔

"سوری۔۔ جیجو۔۔ اصل میں۔۔ میرا مطلب۔۔ آپ تو جانتے ہیں کہ شادی کن حالات میں ہوئی۔۔ نہیں تو۔۔" اس نے بولنا چاہا لیکن جہانگیر نے اسے چپ کروا دیا۔

"بے فکر رہیئے۔۔ مجھے کوئی گلہ نہیں۔۔ آپکی وجہ سے مجھے میری جنت مل گئی ہے۔۔ اس سے بڑا تحفہ کیا ہو گا؟ اینی۔۔ وے۔۔ وہ آپکو ڈھونڈ رہی ہے۔۔ اس سے مل آیئے۔۔"

"نہیں۔۔ بھائی۔۔ میں اس سے مل نہیں سکتی۔۔" اس نے بلا تاخیر ہی کہا۔

"کیوں؟ مجھے کب سے شاہ ویز جنت کو لے کر مس گائیڈ کر رہا تھا۔۔ لیکن میں نے تو اسکی کسی بات پہ کان نہیں دھرا۔۔ جبکہ جنت کو جانے مجھے کوئی دو تین ماہ ہی ہوئے ہونگے۔۔ آپ تو بچپن کی ساتھی ہیں نا اسکی؟؟ تو پھر آپ اس سے اتنی بدگمان کیوں ہیں؟" وہ ذرا دکھ سے بولا تو اس نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے اسکی بات کی تردید کرنا چاہی۔ کہ۔ "ایسی بات نہیں۔۔"

"آپ کے سب گھر والے ہی تقریباً اس سے کھچے کھچے سے ہیں۔۔ دل غم سے بھرا ہے اسکا لیکن پھر بھی۔۔ آپ دیکھ سکتی ہیں کہ کیسے وہ مسکرا رہی ہے۔۔ سب کو اپنا یہ

روپ دکھا کر وہ اندر ہی اندر خود کو دکھ دے رہی ہے۔۔جو کہ مجھ سے دیکھا نہیں جارہا۔"

"بہت خوش قسمت ہے جنت۔۔کہ اسے آپ ملے ہیں۔۔ لیکن میں اس سے مل نہیں سکتی۔۔کیونکہ امی نے سختی سے منع کیا ہے۔۔" وہ معصومانہ انداز سے بولی تو جہانگیر کھلکھلا کر اسکی سادگی پہ ہنسا۔تو وہ ذرا کنفیوز ہوئی۔

"امی کا حکم ہے۔۔۔ام م۔۔ لیکن انہیں پتہ چلے گا تب ناں؟" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب؟؟" وہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

"دیکھیں مہر۔۔سجیل نے بھروسہ توڑا ہے اسکا۔۔لیکن پھر بھی دل سے سجیل کو نکال نہیں پارہی وہ۔۔مجھ پہ اتنی جلدی اعتبار نہیں کر پائے گی وہ۔۔سو مجھ سے اپنا حال بھی کبھی شیئر نہیں کر سکتی۔۔ آپ اس سے ایک دفعہ مل لیں تو۔۔ہو سکتا ہے اسکے دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے؟ میں نہیں چاہتا کہ وہ دل کی باتیں دل میں رکھے اور نفسیاتی مریضہ بن جائے۔۔"

مہر اسکی بات گہرے غور سے سن رہی تھی۔ساتھ ہی ساتھ اسکے ذہن میں علینہ کی کہی بات آئی۔

"عمر میں بھلے ہی بڑا ہے جہانگیر۔۔لیکن میچور انسان ہے۔۔قدر کرے گا ہماری جنت کی۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسٹیج سے تھوڑی دیر کے لیئے اس نے اسے ڈرائنگ روم میں آنے کا پیغام کسی ملازم کے ہاتھ بجھوایا۔اسکے دل کی دھڑکنیں تقریباََ تیز ہو ہی چکی تھیں۔آخر ایسا کیا ہوا جو مجھے اکیلے میں بلوایا۔

"کہیں راحت بھائی نے انہیں۔۔"وہ اپنے خدشے کو ذہن میں سوچتے ہوئے خوفزدہ ہوئی۔

خیر وہ اسٹیج سے اٹھی اور ڈرائنگ روم میں آئی۔جہاں اس نے دونوں کو مسکراتے ہوئے اسکا منتظر پایا۔مہر نے اسے دیکھا تو بھاگتے ہوئے اسکے گلے جا لگی۔مہر کی خوشی کا یہ عالم تھا کہ اسکی آنکھوں سے آنسو تک جاری ہو گئے۔جنت نے اس سے الگ ہو کر اسکے چہرے کی طرف دیکھا، جیسے یقین کرنا چاہتی ہو کہ واقعی یہ مہر ہے۔جہانگیر وہاں سے ایک طرف ہو لیا۔

"کیسی ہو تم؟؟" مہر نے محبت سے اسے دوبارہ گلے لگایا۔

"کیسی ہو سکتی ہوں؟ "اس نے بلاتاخیر اگلی بات کی۔

"تم نے واقعی گیم ایسی کھیلی کہ خالہ کو انکی محبت مل گئی اور تمھیں تمہاری محبت۔۔۔" اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں لیکن ضبط کا یہ عالم تھا کہ آنسو کا ایک بھی قطرہ بہہ نہ سکا۔

مہر نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا۔

''اوہ۔۔ تو شاہ ویز نے یہ۔۔۔'' وہ سب سمجھ گئی تھی۔

''اس نے کچھ بھی کہا۔۔اور تم نے مان لیا؟؟'' وہ لڑنے والے انداز میں بولی۔

''تو کیا غلط کہا ہے؟ مہر۔۔میں نے تم سے پوچھا بھی تھا کہ اگر تمہیں وہ پسند ہے تو۔۔۔''

''شٹ اپ۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تم کچھ بھی بولو گی تو میں سنتی رہوں گی؟ ساتھ اس نے نہیں دیا۔۔میں نے ہر ممکن کوشش کی۔۔تم دونوں کا ساتھ دینے کی۔۔ بھروسہ اس نے توڑا ہے نہ کہ میں نے۔۔'' اس نے اسے خوب ڈانٹ پلائی تو چپ ہو کر رہ گئی۔ کیونکہ مہر کا کہا گیا ایک لفظ بھی غلط بات یا جھوٹ کی عکاسی نہیں کرتا تھا۔

''سچ کہوں تو۔۔ بھروسہ تو اس نے میرا بھی توڑ دیا۔۔مجھے اس سے یہ امید نہیں تھی۔۔ اماں بی کچھ بھی کہتیں۔۔کچھ بھی۔۔ محبت کرتا تھا تو محبت سے دستبردار نہ ہوتا۔۔جانتی ہو۔۔اماں بی۔۔نے صرف اسے آزمایا تھا۔۔اور بس۔۔ لیکن وہ۔۔انکی آزمائش پہ کھرا نہ اترا۔''

وہ بولتی گئی اور جنت اس کی ایک ایک بات بمشکل ہی سن پائی تھی۔

''لیکن کیوں؟ اس نے ایسا کیوں کیا مہر؟؟'' اسکی زبان سے بمشکل ہی یہ ادا ہوا تھا۔

"سچ کہوں تو دل مانتا ہی نہیں۔۔جی چاہتا ہے اونچا اونچا رووُں۔۔ چیخ چیخ کر اس سے حساب مانگوں جو اس نے میرے ساتھ کیا۔۔" آخر اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ ہی نکلے جنہیں اس نے اپنے ہاتھوں سے تیزی سے اپنے رخسار پر سے صاف کیا۔

"لیکن نہیں۔۔مجھے رونا بالکل بھی نہیں ہے۔۔وہ میرے بناء خوش ہے تو مجھے بھی خوش رہنا ہوگا۔۔" جہانگیر باہر کھڑا سب سن رہا تھا۔اسکا جی چاہا کہ وہ ابھی اسکے پاس جا کر اسے گلے لگا لے، لیکن وہ کھڑا،ان دونوں کی گفتگو ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔

"جنت۔۔خوش نصیب ہو تم کہ تمہارا نصیب خوبصورت ہے۔۔جہانگیر جیسا انسان اللہ نے تمہاری قسمت میں لکھا ہے۔۔"

اسکی بات سن کر اسکے افسردہ چہرے پہ یکدم مسکان پھیل سی گئی۔اس نے اثبات میں گردن ہلائی۔

"سوری۔۔کہ میں نے تم پہ شک کیا۔۔" وہ شرمندگی سے بولی۔

"کوئی بات نہیں۔۔شاہ ویز جیسے انسان کے بہکاوے میں جو بھی آجائے۔۔مشکل ہے پھر اسکا انسان بننا۔۔" اس نے بات شرارتی انداز میں ہنس کر ٹال دی۔

"تو گویا۔۔اب میں انسان بن گئی ہوں ناں۔۔" جنت بھی اسی کے انداز میں بولی اور ہنسنے لگی۔

ایک عرصے بعد دونوں کھلکھلا کر ہنسی تھیں۔لیکن جنت تو کچھ ضرورت سے زیادہ ہی ہنس رہی تھی۔

مہر ہنستے ہنستے سنجیدہ ہوئی اور ترس کھا کر اسکے چہرے کی طرف دیکھنے لگی۔

"کاش! سحیل تم اسکے ساتھ یہ سب نہ کرتے۔۔کاش۔۔"

وہ وہاں سے جانے لگی تو جنت نے اسے پیچھے سے آواز دے کر روکا۔"مہر۔۔۔"

"اسے کہنا۔۔محبت بھیک نہیں ہے۔۔محبت تو دعا ہے۔۔اسے مانگا تو صرف میں نے ہی تھا۔۔اس نے نہیں۔۔اگر اس نے مجھے اللہ تعالیٰ سے مانگا ہوتا تو آج شاید۔۔" وہ اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

مہر نے پلٹ کر اسکی طرف دیکھا اور وہاں سے آناً فاناً غائب ہو گئی۔

جہانگیر کے کانوں میں دیر تک اسکے الفاظ گونجتے رہے۔ "اسے کہنا۔۔۔اگر اس نے مجھے اللہ سے مانگا ہوتا تو آج شاید۔۔"

وہ دل ہی دل میں خوش ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محبت کی کامیابی بھلے ہی ادنیٰ تھی۔۔لیکن اسکے لیئے اسکا پیش بہا قیمتی خزانہ تھی۔رات گئے، وہ اس کے کہے گئے لفظوں کو سوچتا رہا۔

"محبت بھیک نہیں ہے۔۔محبت تو دعا ہے۔۔"

"محبت بھیک نہیں ہے۔۔محبت تو دعا ہے۔۔"

"محبت بھیک نہیں ہے۔۔محبت تو دعا ہے۔۔"

جیسے جیسے وہ سوچتا گیا، ویسے ویسے ہی اسکے چہرے کی مسکراہٹ کشادہ ہوتی گئی۔

"خیر ہے؟اتنا کیوں مسکرایا جارہا ہے؟؟" مسٹر ہارون اسکے قریب آکر بیٹھ گئے۔

"لیجیئے۔۔آپ دونوں کی چائے۔۔" انہوں نے چائے میز پہ رکھی اوران دونوں کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"تھینکیو مام "اس نے چائے کا مگ اٹھایا۔

"بیگم یہیں ہے تمہاری بلالو اسے بھی۔۔۔" ہارون صاحب نے دوستوں کی طرح اسے چھیڑا۔

"بہت تھک گئی ہے وہ۔۔ابھی تو سوگئی ہوگی۔۔" اس نے گھڑی پہ نگاہ ڈالی جس پہ تقریباً ایک بج رہا تھا۔

"ہاں ٹائم تو کافی ہو گیا ہے۔۔چلو۔۔کوئی بات نہیں۔۔آہستہ آہستہ عادی ہو جائے گی تمہاری طرح لیٹ نائٹ جاگنے کی۔۔" انہوں نے اسے پھر سے چھیڑا۔

"مام۔۔ ڈیڈ کو سمجھایئے نا۔۔مجھے تنگ نہیں کریں۔۔میں نے تنگ کیا نا تو معافیاں مانگیں گے پھر آپ دونوں ہی۔۔۔" اس نے شرارتی انداز میں اسے ڈرایا تو دونوں ہی کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔

"جانو۔۔۔ہمارے دن گئے۔۔اب تمہاری باری۔۔" انہوں نے بھی اسے تنگ کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

"مام۔۔آپ تو جانتی ہی ہیں کہ یہاں ہی میں جاگتا ہوں۔۔آپ لوگوں کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا اچھا لگتا ہے ناں۔۔ورنہ اٹلی میں تو میں جلدی سو جاتا ہوں۔۔"

اس نے گویا لمبی تمہید باندھی تو دونوں اور ہنس دیئے۔ان کے قہقہوں کی آوازیں بلند ہوئیں تو اسکی آنکھ کھل گئی۔ ”اس وقت۔۔“ اس نے خود سے کہا۔اور بستر کی دوسری طرف نگاہ دوڑائی۔جہانگیر وہاں نہیں تھا۔

”جانو۔۔۔ایک بات کی سمجھ نہیں آئی مجھے۔۔۔ اپنی بہو کے گھر والے اسے مکلاوے کے لیئے لے کر نہیں گئے؟؟ یہ تو یہاں کی رسم ہے ناں۔۔“ انہوں نے چائے کا گھونٹ بھرا اور اس سے پوچھا۔

جنت جو ابھی کمرے سے باہر آئی ہی تھی،انکی بات سن کر وہیں کھڑی رہ گئی۔

جہانگیر بھی ایک لمحے کے لیئے کنفیوز ہوا مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

”اوہ مام۔۔۔آپ بھی نا۔۔ یہ سب پرانی رسمیں ہیں۔۔ انکو مانتا ہی کون ہے؟“ وہ مذاحیہ انداز میں ہنسا۔

”کیوں؟ تمہیں بھی تو پاکستان کی رسمیں پسند تھیں؟ نہ دودھ پلائی ہوئی اور نہ ہی جوتا چھپائی۔۔اور اب نہ ہی۔۔۔“

”اف۔۔ مام۔۔ چھوڑیں آپ بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی ہیں۔۔“ وہ چِڑ کر بولا مگر پھر خود ہی ہنس دیا اور شرارتی لہجے میں بولا۔

”خیر ہے؟ ہمیں بھیج کر پرائیویسی چاہیئے آپ دونوں کو۔۔ایک ہفتے کی ہی بات ہے۔۔ چلے جائیں گے ہم اٹلی۔۔پھر کیجیئے گا ہمیں مِس۔۔۔“

"لو۔۔ہو گیا یہ شروع۔۔" ہارون صاحب نے فوراََ چائے ختم کی اور وہاں سے اٹھے۔ان کے ساتھ ہی وہ بھی اٹھیں اور انکے ساتھ ہو لیں۔

"بیٹھئے ناں۔۔۔ ارے مام۔۔۔آپ کہاں چلیں؟؟" وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔

ہنستے ہنستے اچانک اسکا دھیان اوپر پڑا تو سیڑھیوں کے پاس جنت کو کھڑے ہوئے پایا۔

وہ ہنستے ہنستے رکا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سوئیں نہیں آپ؟؟" وہ کمرے میں آیا تو وہ شیشے کے پاس بیٹھی بالوں کو ہیئر برش کی مدد سے سلجھا رہی تھی۔

"سو رہی تھی۔۔لیکن اٹھ گئی۔۔" وہ ذرا مسکراتے ہوئے بولی۔

"ہمارے شور کی وجہ سے؟ سوری! اصل میں، میں جب یہاں آتا ہوں تو۔۔"

"نو۔۔نو۔۔اِٹس۔او۔۔کے۔۔" اس نے اسکی بات کاٹی۔

"بہت اچھا لگا۔۔آپ لوگوں کو ایک ساتھ دیکھ کر۔۔امی ابا جان کا پیار دیکھ کر۔۔ ہمارے گھر میں تو ماموں جان بارعب انداز میں بات کرتے ہیں اور ممانی جان تو ان سے دب کر رہ جاتی ہیں۔۔"

اسکی بات سن کر اس نے اسے مسکرا کر دیکھا اور مزید بولا۔

''یہی تو محبت ہوتی ہے میاں بیوی کے درمیان۔۔ میں آئیڈیلائز کرتا ہوں ان دونوں کو۔۔ جانتی ہیں آپ۔۔دونوں کی لوّ میرج ہوئی ہے۔۔'' وہ ہنستے ہنستے اسے سب بتارہا تھا اور وہ گہری دلچسپی سے اسکی بات سن رہی تھی۔

''میں بھی چاہتا تھا کہ انہی کی طرح میری لائف بھی ہو۔۔خوش و خرم۔۔۔لیکن۔۔'' وہ کہتے کہتے رکا تو جنت کے ماتھے میں پریشانی کی شکنیں پڑنے لگیں۔

''خیر۔۔ جسے میں نے چاہا،اسے اللہ سے مانگا اور اس نے مجھے دے ہی دیا۔۔''

''مانگا کیوں؟؟ منگیتر تو تھی ہی آپکی؟؟''اسکی بات کا منطقی پہلو اسے سمجھ آگیا تھا، تبھی وہ نیم انداز میں مسکرادیا۔۔

''مانگنا ضروری تھا جنت۔۔ اس نے مجھے بہت کچھ کہہ کر بھڑکانا چاہا۔۔لیکن میرا دل نہ مانا۔۔پھر مہر نے۔۔اس نے مجھے سب سچ بتایا۔تو اندازہ ہوا کہ آپ کے ساتھ کتنا برا ہوا۔۔'' وہ دکھ سے بولا۔

وہ اسکی طرف دیکھتی گئی۔اسے لگا کہ ایک یہی انسان ہے جو اسکی کیفیت محسوس کررہا ہے۔

''کس نے بھڑکایا؟؟''آخر وہ اہم سوال پہ آئی۔

”وہی جس نے مجھے پہلے دن ہی بے عزت کیا تھا۔۔“ اس نے اسے صاف صاف بتایا تا کہ وہ شاہ ویز کی اصلیت جان لے کہ اس نے، اسے نہ صرف مہر کے بارے میں بھڑکایا بلکہ جہانگیر کو بھی اسکے خلاف بھی بھڑکایا۔

”شاہ ویز۔۔“ وہ لب بھینچ کر بولی۔اسکے شاہ ویز کے متعلق انکشاف پہ اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

وہ کچھ دیر توقف کے بعد دوبارہ بولا۔

”لیکن۔۔جنت۔۔میں ٹپیکل پاکستانی مردوں جیسا نہیں ہوں کہ عورت سے قصور سرزد ہوا تو اسے گناہگار مان لوں۔۔محبت ہونا ایک فطری بات ہے۔۔ ہم مرد بھی تو محبت کرتے ہیں۔۔کسی ایک سے نہیں۔۔آئے روز کسی نہ کسی سے۔۔“ وہ اپنی ہی بات پہ کھلکھلا کر ہنسا مگر پھر سنجیدہ ہو کر بولا۔

”عورت تو کسی ایک سے ہی محبت کرتی ہے۔۔اور اسے ہی مانگتی ہے۔۔منتِ مانگتی ہے۔۔اسے پانے کی دعائیں مانگتی ہے۔۔لیکن۔۔وہ یہ نہیں سمجھتی کہ مرد۔۔نامحرم مرد۔۔۔جسے وہ اپنا سب کچھ سمجھتی ہے وہ اسے کبھی بھی، کہیں بھی داؤ پہ لگا سکتا ہے۔۔آپ کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا مجھے زیادہ کچھ پتہ نہیں۔۔لیکن اگر وہ آپکا اس رات ساتھ دے دیتا تو اللہ کی قسم میں وہاں سے چلا آتا۔۔“

وہ اسکی بات خاموشی سے سنتی گئی۔ایک لفظ بھی اسکے منہ سے ادا نہ ہو پایا۔وہ بس یہی سوچتی گئی کہ ”کوئی اتنا اچھا کیسے ہو سکتا ہے؟؟

اس نے اسکے چہرے کی طرف بغور دیکھا اور چاہا کہ وہ کچھ تو کہے۔۔ لیکن وہ نظریں جھکائے شرمندگی سے بیڈ پہ بیٹھ گئی۔ نظریں ملاتی بھی تو کیسے؟ وہ سب کچھ اسکے بارے میں جانتا تھا لیکن پھر بھی اس نے اسے اپنایا۔ اپنا نام دیا۔

"میری محبت کو لفظوں میں ہی ابھی تسلیم کیا ہے تم نے۔۔ کاش میں تمہیں یہ پروف بھی کر پاؤں کہ محبت دعا ہے۔۔ بھیک نہیں۔۔ رب کی دین ہے۔۔ کسی انسان کی نہیں۔۔ کاش!"

(۔۔۔)

NEW
Novels|Afsana|Article

- کیا جہانگیر اسکے لیئے دنیا کا الگ مرد ثابت ہو گا؟
- کیا وہ اسکا بھروسہ جیت پائے گا؟
- کیا وہ اسے سمجھا پائے گا کہ "محبت دعا ہے۔"
- یا وہ بھی سب مردوں جیسا ہی ثابت ہو گا؟
- کیا اٹلی میں۔۔ ایک نئے ماحول میں وہ اپنے ماضی کی تلخ یادوں کو بھلا پائے گی؟
- یا اٹلی میں ایک نئے امتحان کا اسے سامنا کرنا ہو گا؟

☆"محبت بھیک ہے شاید" کا دوسرا حصہ

"محبت دعا ہے۔" بہت جلد شائع کیا جائے گا۔

💯 💯 💯 💯 💯

(پھر ملیں گے۔۔ان شاءاللہ)

Insta||@uzmaziaofficial1

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندراندر ویب پرپوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کرسکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین